111252 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والی لونڈی کو قتل کرنے والے اندھے شخص کی حدیث کے متعلق اشکال

سوال

برائے مہربانی سنن ابو داود کی اس حدیث کی شرح اور سبب بیان کریں جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے غلام کو اس کے مالك نے قتل کر دیا تھا، اور اسے اس کی سزا نہیں دی گئی، کیا اس کا سبب یہ تھا کہ کفار کے اولیاء کو جو مسلمانوں کو اذیت دیں دیت نہیں دی جائیگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال میں مقصود قصہ وہ ہے جسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" ایك اندھے کی لونڈی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم اور توہین کرتی تھی، اس نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن وہ نہ رکی، اور وہ اسے ڈانٹتا لیکن وہ باز نہ آئی.

راوی کہتے ہیں: ایك رات جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے لگی اور سب و شتم کیا تو اس اندھے نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا، اس کی ٹانگوں کے پاس بچہ گرگیا، اور وہاں پر بستر خون سے لت پت ہو گیا، جب صبح ہوئی تو اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا اور لوگ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے بھی یہ کام کیا ہے اس پر میرا حق ہے وہ کھڑا ہو جائے، تو وہ نابینا شخص کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھلانگتا اور حرکت کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا مالك ہوں! وہ آپ پر سب و شتم اور آپ کی توہین کیا کرتی تھی، اور میں اسے روکتا لیکن وہ باز نہ آتی، میں اسے ڈانٹتا لیکن وہ قبول نہ کرتی، میرے اس سے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں اور وہ میرے ساتھ بڑی نرم تھی، رات بھی جب اس نے آپ کی توہین کرنا اور سب و شتم کرنا شروع کیا تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ میں رکھا اور اوپر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خبردار گواہ رہو اس کا خون رائیگاں ہے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں "

سنن ابو داود حديث نمبر (4361).

سوال نمبر (103739) کے جواب میں اس قصہ کے صحیح ہونے کی بیان کیا جا چکا ہے، اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ کئی ایك الفاظ اور واقعات کے ساتھ مروی ہے جو سب اس حادثہ کے واقع ہونے پر دلالت کرتے ہیں باوجود اس کے کہ بعض جملے اور عبارات میں تردد ہے.

اور اس عورت کا قتل اس لیے نہیں کہ وہ ذمی تھی بلکہ اس لیے قتل کی گئی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی اور سب و شتم کرتی تھی، تو اس بنا پر وہ قتل کی مستحق ٹھری، اور اگرچہ وہ مسلمان بھی ہوتی تو اس سب و شتم کی بنا پر کافر ہو کر بھی قتل کی مستحق تھی.

صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے اور سب و شتم کرنے والے کو قتل کرنے کی دلیل اور اس کے خون کی کوئی قدر و قیمت نہیں کی دلیل یہ ہے اگرچہ وہ مسلمان بھی ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرنا اور آپ کی توہین کرنا یہ اتداد ہے یعنی اس سے مرتد ہو جاتا ہے اس بنا پر وہ قتل ہو گا، ابن بطال کہتے ہیں کہ بغیر توبہ کرائے ہی اسے قتل کیا جائیگا.

دیکھیں: سبل السلام (3 / 501).

اس نابینا شخص کا اس عورت ـ جو قتل کی مستحق تھی ـ کو قتل کرنے والے قصہ میں حکمران اور امام کی اجازت کے بغیر قتل کرنے کا جو اشکال پیدا ہوتا ہے اس میں ہم شیخ الاسلام کا جواب نقل کر چکے ہیں، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (103739) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس قصہ میں مسلمانوں کے اہل کتاب کے ساتھ عدل کی بھی دلیل پائی جاتی ہے جو ان کے ساتھ کیا جاتا تھا، اور جسے شریعت جہانوں کے لیے رحمت بنا کر لائی، معاہدہ کرنے والے یہودیوں کے حقوق محفوظ ہیں اور ان کا خیال رکھا جاتا ہے، اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ انہیں تکلیف اور اذیت دیں، اسی لیے جب لوگوں نے یہودی عورت کو مقتول پایا تو اس کا معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تك لے کر گئے، جنہوں نے انہیں معاہدہ اور امان دے رکھی تھی، اور ان سے جزیہ نہیں لیتے تھے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غضبناك ہوئے اور مسلمانوں کو اللہ کی قسم دی کہ وہ ایسا عمل کرنے والوں کو سامنے لائیں، تا کہ وہ اس کی سزا دیکھیں، اور اس کے معاملے کا فیصلہ کریں، لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ اس

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور سب و شتم کر کے معاہدہ بار بار توڑا تو وہ سب حقوق سے محروم ہو گئی، اور اس حدقتل کی مستحق ٹھری جو شریعت ہر اس شخص پر لاگو کرتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے، چاہیے وہ ذمی ہو یا مسلمان، یا معاہدہ والا، کیونکہ انبیاء کرام کی توہین کرنا اور ان پر سب و شتم کرنا اللہ کے ساتھ کفر ہے، اور ہر حرمت اور حق اور معاہدہ کو توڑ دیتا اور ختم کر دیتا ہے، اور یہ عظیم خیانت ہے جو شدید ترین سزا کی مستوجب ہے.

اہل ذمہ کے احکام دیکھنے کے لیے آپ ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (22809) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس قصہ کی صحیح توجیہ اور فہم سلیم یہی ہے، نہ کہ وہ جو حقد و بغض سے بھرے ہوئے اور شریعت کے حکم میں طعن و تشنیع کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں بنانے والے نشر کرتے پھرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس طریقہ سے قتل نہیں کیا، لیکن جب وہ معاہدہ توڑنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی پاداش میں بطور حد قتل کی مستحق ٹھری تو اسے قتل کرنے والے سے قصاص نہیں لیا گیا، وہ اسے بہت زیادہ اور بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم سنا چکی تھی حتی کہ وہ اس کے روکنے اور منع کرنے کے باوجود نہیں رکی حتی کہ اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ صبر نہ کر سکا اور اس نے اپنی دین اور نبی کے سلسلہ میں اذیت دینے والی آواز کو خاموش کر کے رکھ دیا.

اور ناحق ذمی کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور اس میں شدید وعید آئی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3166) امام بخاری نے اس حدیث پر صحیح بخاری میں " بغیر کسی جرم کے معاہد کو قتل کرنا " کا باب باندھا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

امام بخاری نے باب کے عنوان میں اسی طرح قید لگائی ہے حدیث میں قید نہیں، لیکن یہ شرعی قواعد اور اصول سے حاصل کردہ ہے، اور ابو معاویہ کی آنے والی حدیث میں بیان ہے جس میں " بغیر حق " کے لفظ ذکر ہوئے ہیں، اور نسائی اور ابو داود کی حدیث جو ابو بکرہ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

" جس کسی نے بھی کسی معاہد کو بغیر حلال کے قتل کیا اللہ تعالی اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے " اھ

والله اعلم .